بسم اللہ الرحمن الرحیم
تسکین الجنان
فی
محاسن کنز الایمان
اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمہ کا تقابلی جائزہ
تالیف: عبد الرزاق بھترالوی حطاروی
مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار راولپنڈی

تسکین الجنان
فی
محاسن کنز الایمان
اعلیحضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ کے ترجمہ کا تقابلی جائزہ
تالیف
عبدالرزاق بھترالوی حطاروی
خطیب مسجد غوثیہ الف ۶-۱
اسلام آباد

نام کتاب ـــــــــ تسکین الجنان فی محاسن کنز الایمان

مصنف ـــــــــ مولانا عبدالرزاق چشتی بھترالوی

کتابت ـــــــــ محمد اسلم، محمد حیات ڈوگر، شاہ محمد چشتی قصور

ـــــــــ فون - ۳۱۳۴

صفحات ـــــــــ

تعداد بار اول ـــــــــ ۱۱۰۰ (سنہ ۱۹۸۷ء سنہ ۱۴۰۷ھ)

ناشر ـــــــــ مکتبہ ضیائیہ۔ راولپنڈی

ہدیہ ـــــــــ

وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جن سے سلامتی کے کنارے کشتی کو پار لگاتے ہیں لیکن اس کے برعکس دیگر مترجمین اللہ کے نبی کو بہک گیا، بھٹک گیا، گمراہ ہو گیا کہ کر کس طرح وادی خار دار میں بھٹکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہر ذی دانش تراجم پر نظر کرنے سے تفاوتِ مقامات اور علمی سطح کا اندازہ خود کر سکتا ہے۔

اِذْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤی (پ ۱۶ ع ۱۱)

- یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے تیری ماں کو اشارہ کیا۔ ایسا اشارہ جو وحی کے ذریعہ سے ہی کیا جاتا ہے۔ (مودودی)۔
- جب حکم بھیجا ہم نے تیری ماں کو جو آگے سناتے ہیں۔ (محمود الحسن)۔
- جب حکم بھیجا ہم نے تیری ماں کو جو آگے سناتے ہیں۔ (شاہ عبدالقادر)۔
- جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمہیں بتایا جاتا ہے۔ (فتح محمد)
- جس وقت کہ وحی ڈالی ہم نے طرف ماں تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے (شاہ رفیع الدین)۔
- ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا۔ (اعلیٰ حضرت)۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر ہے۔ یہاں ظاہر طور پر یہ وہم ہوتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف جب وحی آئی تو کیا وہ مقامِ نبوت پر فائز تھیں؟ اس کا ازالہ مفسرین نے اس طرح کیا ہے کہ یہاں وحی بمعنی الہام ہے۔ اور الہام کے لیے نبی کا ہونا ضروری نہیں۔ الہام غیر نبی کو بھی ہوتا ہے۔ اعلیٰحضرت کا ترجمہ اس مقصد کو واضح کرتا ہے کیونکہ آپ کے ترجمہ پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ پہلے ہی اس کو زائل کر دیا گیا ہے۔ لیکن جب یہ ترجمہ کیا جائے کہ "جب حکم بھیجا ہم نے تیری ماں کو"۔ تو اس میں وہ اعتراض برقرار ہے کہ ہو سکتا ہے وہ حکم بواسطہ جبرائیل بھیجا گیا ہو اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نبی ہوں۔ اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو فوقیت حاصل ہے کہ اس میں اعتراضات کو زائل کر دیا جاتا ہے اور ترجمہ تفاسیر کے مطابق ہوتا

ہے۔ مدارک نے ما یُوحیٰ کے بعد منا ما اور الہاما کے الفاظ کو ذکر کیا یعنی آپ کو الہام ہوا (کسی چیز کا منکشف ہونا) یا آپ کو سوئے ہوئے خواب میں یہ حکم دیا گیا ہے۔

علامہ رازی نے بھی تفسیر کبیر میں وحی کو بمعنی الہام یا خواب یا دل میں پختہ ارادہ کا پایا جانا لیا ہے اور وجدان تاویلات کی یہ بیان کی ہے۔ اذاو حینا فقد اتفق الاکثرون علی ان ام موسی علیہ السلام ما کانت من الانبیاء والرسل فلا یجوز ان یکون المراد من ھذا الوحی ھو الوحی الواصل الی الانبیاء وکیف لانقول ذلک والمرأۃ لا تصلح للقضاء والامامۃ بل عند الشافعی رحمہ اللہ لا تتمکن من تزویجہا نفسہا فکیف تصلح للنبوۃ۔ اکثرین کا اتفاق ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نبی نہیں تھیں نہ ہی رسول تھیں پس اسی وجہ سے یہ جائز نہیں کہ اس وحی سے مراد وہ وحی ہو جو انبیاء کی طرف آتی ہے۔ یہ ہم کیسے نہ کہیں کیونکہ عورت جبکہ قاضی اور امام نہیں بن سکتی بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو وہ اپنا نکاح بھی خود بغیر ولی کی اجازت کے نہیں کر سکتی تو نبی کیسے بن سکتی ہے۔

اسی وجہ سے مذکورہ بالا توجیہات کی ضرورت درپیش آئی۔ اعلیٰحضرت کا ترجمہ بھی اس مقصد پر دال ہے۔ نیز مولوی فتح محمد صاحب کا ترجمہ جو انھوں نے ما یوحیٰ کا کیا ہے، مقصد کے خلاف ہے۔

وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا (پ ۱۶ ع ۱۱)

- اور جانچا ہم نے تجھے ایک ذرا جانچنا (محمود الحسن)۔
- اور جانچا تجھ کو ایک ذرا جانچنا۔ (شاہ عبدالقادر)۔
- اور آزمایا ہم نے تجھ کو آزمائش۔ (شاہ رفیع الدین)۔
- اور خُوب تجھے جانچ لیا (اعلےٰ حضرت)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہو رہا ہے کہ ہم نے تمھیں غموں سے نجات اور